بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں بڑا اہم دن ہے اس اللہ تعالیٰ نے جوامت محمدیہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دور کا آغاز ہوا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 25- مارچ 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دو دن پہلے 23 / مارچ تھی۔ یہ دن جماعت احمدیہ میں بڑا اہم دن ہے اس اللہ تعالیٰ نے جوامت محمدیہ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دور کا آغاز ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو اس دن مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کے اعلان کی اجازت دی جنہوں نے جہاں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے براہین و دلائل پیش کرنے تھے وہاں دین اسلام کی برتری تمام ادیان پر کامل اور مکمل دین ثابت کرتے ہوئے ثابت کرنی تھی اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے دلوں کو بھرنا تھا۔ پس آج ہم وہ خوش قسمت لوگ ہیں جو مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا جہاں خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھاتا ہے۔ پس ہمیں ان ذمہ داریوں کی پہچان اور ان کی ادائیگیوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ہماری ذمہ داریاں ان کاموں کو آگے چلانا ہے جن کی ادائیگی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تبھی ہم ان لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر نئی زمین اور نیا آسمان بنانے والوں میں شامل ہونا تھا۔ پس ان ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ہی دیکھنا ہوگا کہ آپ کی بعثت کے مقاصد کیا تھے اور ہم نے ان کو کس حد تک سمجھا ہے اور اپنے پر لاگو کیا ہے اور ان کو آگے پھیلانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے یا کردار ادا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور دوسری بات کہ سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ پھر یہ کہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں چوتھی بات یہ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں۔ پھر یہ کہ خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ نہ محض قال سے ان کو بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری طاقت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔

پس اس اقتباس میں سات بنیادی اور اہم باتیں بیان کی گئی ہیں جو اس زمانے کی ضرورت ہے جس کا خلاصۃً اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے۔ اور جب آپ نے یہ فرمایا کہ اس کام کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ کے ماننے والے ان باتوں کو اپنے اندر پیدا کر کے اسلام کی خوبصورتی اور زندہ مذہب ہونے کو دنیا کو دکھائیں۔ پس ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے، کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کے دین سے تعلق اور محبت اور اخلاص میں بڑھیں۔ دنیا کو بتائیں کہ مسیح موعود کی آمد کے ساتھ مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ یہ ایک مقصد ہے اور اب دنیا کو امت واحدہ بنانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ غلام صادق ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کے لباس میں بھیجا۔ آپ کے مشن کے مطابق اسلام کی خوبصورت تعلیم اور اس کی سچائی ہم نے دنیا پر واضح کرنی ہے اور اس کے

لئے ہمیں اپنے عملوں کو بھی نمونہ بنانا ہوگا۔ روحانیت میں بڑھنے کے نمونے بھی ہمیں قائم کرنے ہوں گے اپنی نفسانی خواہشات کو دور کرنا ہوگا۔ دنیا کو دکھانا ہو گا کہ وہ خدا آج بھی اسی طرح دعاؤں کو سنتا ہے اور اپنے خالص بندوں کو اپنے فرستادوں کو جواب بھی دیتا ہے جس طرح پہلے دیتا تھا۔ اپنے خالص بندوں کے دلوں کی تسلی کے سامان بھی کرتا ہے۔ دنیا کو ہم نے بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و یگانہ ہے۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے ختم ہونے والی ہے صرف اسی کی ذات ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ پس ہماری بقاء اس واحد و یگانہ اور ہمیشہ رہنے والے خدا سے جڑنے میں ہی ہے۔ جب 23 / مارچ کو ہم یوم مسیح موعود مناتے ہیں تو ان باتوں کے ہمیں جائزے بھی لینے چاہئیں کہ یہ باتیں حضرت مسیح موعود دنیا میں پیدا کرنے آئے تھے اور ہم جو آپ کے ماننے والے ہیں کیا ہم میں یہ باتیں پیدا ہوگئی ہیں یا کیا ہم ان اس انقلاب کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پھر اور بہت سی جگہوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی بعثت کے مقصد اور غرض کی کچھ تفصیل بھی بیان فرمائی ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعض اقتباسات میں پیش کرتا ہوں۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچاوے کہ تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا اس بات کو بھی دل سے سنو کہ میرے مبعوث ہونے کی علت غائی کیا ہے غرض کیا ہے بنیادی مقصد کیا ہے؟ میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہوگی۔ ہرگز نہیں اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے تو میرے نزدیک وہ سخت گمراہ اور بے دین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہوگیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں اور انہیں فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ پھر ایک موقع پر بعثت مسیح موعود کے مقاصد بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔ دنیا اس کو بالکل بھول جاوے۔ خدائے واحد کی عبادت ہو۔ میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ اور یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دوکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی خواہ مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ (انشاء اللہ) اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔ آج 127 سال ہونے کے بعد بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات آپ کے ساتھ ہیں اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے پس یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کے حصول میں معاون بنائیں اور اس فیض سے حصہ پائیں جو آپ کی بعثت کا مقصد ہے جو آپ کے ماننے سے ملنا ہے ورنہ جیسا کہ آپ نے فرمایا آپ کو ہم میں سے کسی کی بھی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی فرشتوں کے ذریعہ آپ کی مدد فرما کر آپ کے سلسلے کو ترقی دے سکتا ہے اور دیتا ہے۔

پھر اپنی بعثت کے مقصد کو بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جوہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزہ و مقدس کرے۔ الغرض ایسی صورت میں کہ مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں کس قدر بے وقوفی ہوگی کہ ہم ان سے لٹھم لٹھا ہونے کو تیار ہو جائیں۔ میں تمہیں کھول کر بتلاتا ہوں کہ ایسی صورت میں اگر کوئی اسلام کا نام لے کر جنگ و جدال کا طریق جواب میں اختیار کرے تو وہ اسلام کو بدنام کرنے والا ہوگا اور اسلام کا کبھی بھی ایسا منشاء نہ تھا کہ بے مطلب اور بلاضرورت تلوار اٹھائی جائے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ سب سے پہلے اپنے دل اور دماغ سے کام لیں اور نفوس کا تزکیہ کریں راستبازی اور تقویٰ سے خدا تعالیٰ سے امداد اور فتح چاہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک اٹل قانون اور مستحکم اصول ہے اور اگر مسلمان صرف قیل و قال اور باتوں سے مقابلہ میں کامیابی اور فتح پانا چاہیں تو یہ ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ لاف وگزاف اور لفظوں کو نہیں چاہتا وہ تو حقیقی تقویٰ کو چاہتا اور سچی طہارت کو پسند فرماتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ھُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ ﴿۱۲۹﴾۔ پس یہ تقویٰ ہے جو ہم نے اپنے اندر پیدا کر کے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتانی ہے۔ مسلمانوں کو بھی بتانا ہے کہ اسلام کا پھیلنا تقویٰ سے مشروط ہے۔ پس بجائے ظلم وتعدی میں بڑھنے کے تقویٰ پیدا کرو تقویٰ میں بڑھو۔ یہ اسلام کے نام پر جو حملے ہوتے ہیں یہ اسلام کی حمایت نہیں ہے بلکہ یہ بدنامی کا ذریعہ ہے اور معصوموں کا قتل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذریعہ بن رہا ہے۔

گزشتہ دنوں میں جو بیلجیئم میں معصوموں کا قتل ہوا ہے یہ دہشت گردی جو ہوئی ہے جس سے درجنوں معصوم قتل ہوئے ہیں اور سینکڑوں زخمی بھی ہوئے ہیں یہ کبھی بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے نہیں ہو سکتے اور اس زمانے میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھل کر بتا دیا ہے کہ اب دین کے لئے جنگ و جدل حرام ہے یہ حرکتیں خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بن رہی ہیں اور اس زمانے میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں یہ پیغام نہیں پہنچا ہے۔ ہر ایک جانتا ہے کہ یہ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بڑا واضح ہے کہ اب دین کے لئے یہ جنگیں حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین کے نام پر ظلم کرنے والوں یا مسلمان ہوتے ہوئے ظلم کرنے والوں کو عقل دے چاہے وہ حکومتیں ہیں یا گروہ ہیں کہ وہ زمانے کے امام کی آواز کو سنیں اور ظلموں سے باز آئیں اور اس حقیقی ہتھیار کو استعمال کریں جو اس زمانے میں مسیح موعود کو عطا فرمایا ہے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کیے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکاید کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں نے ایک وقت ان اعتراضات اور حملات کو شمار کیا تھا جو اسلام پر ہمارے مخالفین نے کئے ہیں تو ان کی تعداد میرے خیال اور اندازے میں تین ہزار ہوئی تھی۔ یہ اعتراضات تو کوتاہ اندیشوں اور نادانوں کی نظر میں اعتراض ہیں مگر میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے جہاں ان اعتراضات کو شمار کیا وہاں یہ بھی غور کیا ہے کہ ان اعتراضات کی تہہ میں دراصل بہت ہی نادر صداقتیں موجود ہیں جو عدم بصیرت کی وجہ سے معترضین کو دکھائی نہیں دیں اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آ کر اٹکا ہے وہیں حقائق و معارف کو مخفی خزانہ رکھا ہے۔ پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی نور دکھانے کے لئے آپ کو بھیجا ہے اور یہ کہ عیسائیت کا عقیدہ تو ایسا ہے جس کی خود انہیں بھی سمجھ نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ تو گلے پڑا ڈھول ہے جو یہ لوگ بجا رہے ہیں۔ غرض ان لوگوں کے عقائد کا کہاں تک ذکر کیا جاوے حقیقت وہی ہے جو اسلام لے کر آیا ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا کہ میں اس نور کو جو اسلام میں ملتا ہے ان کو جو حقیقت جو یاں ہوں دکھاؤں سچ یہی ہے کہ خدا ہے۔ یہ فضیلت اور فخر اسلام ہی کو ہے کہ ہر زمانے میں تائیدی نشان اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور اس زمانے کو بھی خدا نے محروم نہیں رکھا۔ مجھے اسی غرض کے لئے بھیجا ہے کہ ان تائیدی نشانوں سے جو اسلام کا خاصہ ہے اس زمانے میں اسلام کی صداقت دنیا پر ظاہر کروں۔ مبارک وہ جو ایک سلیم دل لے کر میرے پاس حق لینے کے لئے آتا ہے اور پھر مبارک وہ جو حق دیکھے تو اس کو قبول کرتا ہے۔

پھر مسلمانوں کے بھی غلط عقیدے کا ردّ کرتے ہوئے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں اس حقیقت کو کھول کر مسلمانوں کو بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس غلط عقیدے کا استحصال کروں اسے جڑ سے اکھیڑ دوں جو عیسائیوں نے مسلمانوں میں پیدا کر دیا ہے۔ ایک موقع پر ضرورت مسیح کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس وقت مسیح کے آنے کی کیا ضرورت ہے سوال ہے۔ اگر دوسری وجوہ اور ضروریات کو چھوڑ دیا جاوے تو سلسلہ مماثلت موسوی کے لحاظ سے بھی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے۔ غرض میں تو بروز کی ایک نظیر پیش کرتا ہوں لیکن جو یہ کہتے ہیں کہ نہیں خود حضرت مسیح ہی دوبارہ آئیں گے انہیں بھی تو کوئی نظیر پیش کرنی چاہئے اور اگر وہ نہیں کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو پھر کیوں ایسی بات کرتے ہیں جو محدثات میں داخل ہے۔ جو نئی پیدا کی گئی باتیں ہیں۔ محدثات سے پرہیز کرو کیونکہ وہ ہلاکت کی راہ ہے۔ مجھے مسلمانوں کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ ان کے سامنے یہودیوں کی ایک نظیر پہلے سے موجود ہے اور پانچ وقت یہ اپنی نمازوں میں غیر المغضوب علیھم۔ کی دعا کرتے ہیں اور یہ بھی بالاتفاق مانتے ہیں کہ اس سے مراد یہود ہیں۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس راہ کو یہ کیوں اختیار کرتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی صداقت پر چار قسم کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اول عربی دانی کا نشان ہے اور یہ اس وقت سے مجھے ملا ہے جب سے کہ محمد حسین بٹالوی صاحب نے یہ لکھا کہ یہ عاجز عربی کا ایک صیغہ بھی نہیں جانتا حالانکہ ہم نے پہلے کبھی دعویٰ بھی نہیں کیا تھا کہ عربی کا صیغہ آتا ہے۔

کس طرح پر اللہ تعالیٰ نے اعجازی طور پر مدد دی ہے۔ پھر ہم نے ان تصانیف کو بیش قرار انعامات کے ساتھ شائع کیا ہے اور کہا ہے کہ تم جس سے چاہو مدد لے لو اور خواہ اہل زبان بھی ملا لو۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ وہ ہرگز قادر نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ نشان قرآن کریم کے خوارق میں سے ظلی طور پر مجھے دیا گیا ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ دعاؤں کا قبول ہونا۔ میں نے عربی تصانیف کے دوران میں تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے کہ کس قدر کثرت سے میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ تیسرا نشان پیشگوئیوں کا ہے یعنی اظہار علی الغیب۔ ملہم کا اظہار غیب اپنے اندر الٰہی طاقت اور خدائی ہیبت رکھتا چنانچہ قرآن کریم نے صاف طور فرمایا ہے کہ لایظہر علی غیبہ احدا الامن ارتضی من رسول۔ یہاں اظہار کا لفظ ہی ظاہر کرتا ہے کہ اس کے اندر ایک شوکت اور قوت ہوتی ہے۔ چوتھا نشان قرآن کریم کے دقائق اور معارف کا ہے کیونکہ معارف قرآن اس شخص کے سوا اور کسی پر نہیں کھل سکتے جس کی تطہیر ہو چکی ہو۔ لایمسہ الا المطھرون۔ میں نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ میرے مخالف بھی ایک سورۃ کی تفسیر کریں اور میں بھی تفسیر کرتا ہوں۔ پھر مقابلہ کر لیا جاوے مگر کسی نے جرأت نہیں کی۔ غرض یہ چار نشان ہیں جو خاص طور پر میری صداقت کے لیے مجھے ملے ہیں۔

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آنے والے مسیح موعود کو مان لیا اور بیعت کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کا عہد کیا اور ان لوگوں میں شامل ہوئے جو شکر کے سجدات بجالانے والے ہیں نہ کہ نظریں پھیر کر گزر جانے والے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا جب مسیح موعود کا ظہور ہوا اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں اس خدا سے ملا یا جو زندہ خدا ہے جو آج بھی سنتا ہے اور بولتا ہے جیسے پہلے سنتا اور بولتا تھا۔ پس ہمیں شکر گزار کرنی چاہئے۔ اس ضمن میں ایک بات اور بھی کرنا چاہتا ہوں گزشتہ دنوں 23/مارچ کے حوالے سے بعض لوگ ایک دوسرے کو masseges کے ذریعہ سے جو آجکل طریقہ ہے مبارکبادیں دے رہے تھے فون پہ واٹس ایپ وغیرہ پے۔ اگر تو اس نیت سے مبارکبادیں دی تھیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور اس بات کا شکر اور مبارکباد تھی کہ آپ کے ماننے سے ہم ان ہدایت یافتہ مسلمانوں میں شامل ہو گئے جو دین کے مددگار اور اس کی خوبیوں کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں تو یقیناً یہ مبارکبادیں دینا ان مبارکباد دینے والوں کا حق تھا اس میں کوئی حرج نہیں اور اس میں کوئی بدعت بھی نہیں۔ مجھے حیرت ہے ان مبارکباد دینے والوں کو ایک صاحب نے انہی پیغاموں میں اپنے پیغام کے ذریعہ سے ایک خط لکھ کر سختی سے روکا اور کہا کہ اس طرح تم لوگ بدعات میں پڑ جاؤ گے جیسا کہ باقی مسلمان پڑ گئے ہیں حیرت ہے ان صاحب پر جو میرے خیال میں دینی علم بھی رکھتے ہیں اور نظام کا بھی ان کو پتا ہے۔ یہ کیسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم بدعات میں پڑ جاؤ گے۔ پس ان صاحب کو بھی خلافت کی ڈھال کے پیچھے رہتے ہوئے بات کرنی چاہئے تھی خلافت کے قدموں سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں جو بھی کرے گا وہ پھسل جائے گا یہ یاد رکھیں اگر ان کے دل میں کچھ تحفظات تھے تو انہیں چاہئے تھا مجھے لکھتے اور اگر روکنا تھا تو یہ خلیفہ وقت کی ذمہ داری ہے کہ روکے یا جماعتی نظام کے ذریعہ سے روکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر مکرمہ محمودہ سعدی صاحبہ اہلیہ مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مرحوم اور مکرمہ سیدۃ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الباری صاحب کے جنازوں کے ساتھ مکرم نور الدین چراغ صاحب جو چراغ دین صاحب مرحوم آف قادیان کے بیٹے تھے جنکی 15 مارچ کو 45 سال کی عمر میں لندن میں وفات ہوئی تھی۔ حضور انور نے ان کے اوصاف اور خدمات کا ذکر فرماتے ہوئے جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

☆☆☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 25th March 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB